ماڈیول ۱۹

پگڑی پر مسح کا حکم

پگڑی پر مسح کرنے کا مسئلہ اہل علم کے درمیان مختلف اقوال ہے

پہلا قول یہ ہے کہ صرف پگڑی پر مسح کرنا جائز نہیں بلکہ پیشانی پر مسح ضروری ہے اور پگڑی پر مسح اضافی چیز ہے۔ جمہور علمائے کرام جن میں فقہائے حنفیہ، مالکیہ، اور شافعیہ شامل ہیں، اس کے قائل ہیں۔

دلیل: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پگڑی سر سے پیچھے ہٹائی اور پیشانی پر مسح کیا (سنن ابن بندر، بغیر سند)۔

دلیل: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی پیشانی اور پگڑی دونوں پر مسح کیا (صحیح مسلم: حدیث نمبر 274)

دوسرا قول یہ ہے کہ پیشانی اور پگڑی دونوں پر مسح کرنا جائز ہے، اور اگر صرف پگڑی پر بھی مسح کر لیا جائے تو یہ کافی ہوگا۔ فقہ حنابلہ اور ظاہریہ اس قول کے قائل ہیں۔

دلیل: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا اور اپنی خمار اور موزوں پر مسح کیا۔ (صحیح مسلم: حدیث نمبر 275)۔

دلیل: حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت انس، حضرت ابو امامہ، حضرت سعید بن مالک، اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہم کے بارے میں روایت ملتی ہے کہ وہ صرف پگڑی پر مسح کیا کرتے تھے۔ یہ تمام حضرات پگڑی پر مسح کو کافی سمجھتے تھے اور ان کا عمل اس مسئلے میں دلیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

اقوال کی مختصر وضاحت: صرف پگڑی پر مسح بھی کافی ہے۔ شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ اور امام شوکانی رحمہ اللہ نے اس قول کو ترجیح دی ہے۔

پاؤں کے دھونے کا حکم

پاؤں کے دھونے کا حکم وضو کے مسائل میں ایک اہم موضوع ہے، جس میں اہل علم کے درمیان مختلف اقوال ہیں۔اس مسئلے میں تین مشہور اقوال ہیں:

پہلا قول: پاؤں کا دھونا فرض ہے

جمہور علمائے کرام، صحابہ، تابعین اور اکثر فقہاء کا یہ موقف ہے کہ وضو میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔ان کے نزدیک ٹخنوں تک پاؤں دھونا وضو کے فرائض میں شامل ہے۔اس قول کی دلائل درج ذیل ہیں:

دلیل: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ"

(المائدۃ:6)

اس آیت میں "وَأَرْجُلَكُمْ" کا لفظ زبر کے ساتھ پڑھا گیا ہے جس کا عطف "فَاغْسِلُوا" پر ہے۔لہذا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاؤں کو ٹخنوں تک دھونا فرض ہے۔جمہور فقہاء اسی قراءت پر عمل کرتے ہیں اور یہی ان کے نزدیک اصل ہے۔

دلیل: احادیث میں رسول اللہ ﷺ کے وضو کرنے کے طریقے میں یہ ذکر ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے پاؤں کو دھویا۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نبی کریم ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے پاؤں کو دھویا"

(صحیح بخاری: حدیث نمبر 185)

اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ وضو کرتے وقت تین بار چہرہ، ہاتھ اور پاؤں دھوتے تھے۔(صحیح بخاری: حدیث نمبر 157)

ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ پاؤں کو دھونا وضو کا حصہ ہے اور یہی عمل رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا۔

دلیل: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"وضو کو مکمل کرو، کیونکہ ایڑیوں کے لئے آگ کی وعید ہے جو وضو کے دوران خشک رہ جاتی ہیں"

(صحیح بخاری: حدیث نمبر 165)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وضو میں پاؤں کو دھونا ضروری ہے، کیونکہ اگر پاؤں خشک رہ جائیں تو اس پر جہنم کی وعید ہے۔ اگر مسح کافی ہوتا تو یہ وعید نہ آتی، کیوں کہ مسح میں پاؤں کا نیچے والا حصہ خشک رہ سکتا ہے۔ اس سے جمہور علماء نے استدلال کیا کہ وضو میں پاؤں کو دھونا فرض ہے۔

دوسرا قول: پاؤں پر مسح کرنا فرض ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک پاؤں کو دھونا ضروری نہیں بلکہ مسح کرنا کافی ہے۔ یہ قول اہل روافض اور بعض تابعین جیسے حسن بصری اور امام شعبی رحمہ اللہ سے منسوب ہے۔ اس قول کے لئے مندرجہ ذیل دلیل پیش کی جاتی ہے:

دلیل: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ" (المائدۃ: 6)

اس آیت میں "وَأَرْجُلِكُمْ" کو زیر کے ساتھ پڑھا گیا ہے جس کا عطف سر کے مسح پر ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پاؤں پر مسح کرنا کافی ہے۔ اگرچہ جمہور علماء زبر والی قراءت کو ترجیح دیتے ہیں، تاہم زیر والی قراءت بھی معتبر ہے اور اس سے کچھ اہل علم نے یہ استدلال کیا کہ پاؤں پر مسح بھی کیا جاسکتا ہے۔

دلیل: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت منسوب کی جاتی ہے کہ انہوں نے بعض اوقات پاؤں پر مسح کیا۔ کچھ تابعین نے اس کو وضو میں تخفیف کی صورت میں اختیار کیا۔ تاہم، جمہور صحابہ کے اقوال اور عمل میں پاؤں دھونے کو ترجیح دی گئی ہے۔

تیسرا قول: مسح اور دھونے دونوں میں اختیار ہے۔ بعض اہل علم نے یہ قول اختیار کیا ہے کہ پاؤں دھونا اور مسح دونوں جائز ہیں، اور ان میں سے کسی ایک کا بھی انتخاب کیا جا سکتا ہے۔

راجح قول

دلائل کی روشنی میں جمہور علماء کا پہلا قول راجح ہے کہ وضو میں پاؤں کو دھونا فرض ہے اور اس کے بغیر وضو کامل نہیں ہوگا۔ جمہور علماء، صحابہ اور تابعین کے اقوال کی روشنی میں یہی قول صحیح اور راجح ہے۔

موزوں پر مسح کرنے کا حکم

اس مسئلے میں بھی تین اقوال ہیں:

پہلا قول: موزوں پر مسح کرنا سفر اور اقامت کی حالت دونوں حالتوں میں جائز ہے۔ جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔
دلیل: حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا" (صحیح بخاری: حدیث نمبر 387)۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چالیس کے قریب صحابہ اکرام سے موزوں پر مسح کی روایات موجود ہیں یہ

دوسرا قول: امام مالک کے نزدیک مسح صرف سفر میں جائز ہے، حضر میں نہیں۔

دلیل: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات مقرر فرمائی ہے اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں۔ (سنن نسائی: حدیث نمبر 127)

تیسرا قول: بعض علماء کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا مطلقاً جائز نہیں۔

دلیل: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا "میرے نزدیک یہ زیادہ محبوب ہے کہ میں اپنے پاؤں کو کاٹ دوں بجائے اس کے کہ میں ان پر مسح کروں۔" (مصنف ابنِ ابی شیبہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ موزوں پر مسح کے قائل نہیں تھیں اور ان کے نزدیک پاؤں دھونا ہی ضروری تھا۔

جمہور علماء کے دلائل کی روشنی میں پہلا قول راجح ہے کہ موزوں پر مسح کرنا مسنون ہے، اور موزے پہنے ہونے کی حالت میں مسح کیا جا سکتا ہے۔

پاؤں دھونا افضل ہے یا مسح کرنا؟

اہل علم میں دو اقوال ہیں:

پہلا قول: پاؤں کا دھونا افضل ہے اور مسح کرنا جائز ہے۔ جمہور علماء اس کے قائل ہیں۔

دوسرا قول: حنابلہ کے نزدیک مسح کرنا افضل ہے، کیونکہ یہ رخصت پر عمل کرنے کے مترادف ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور امام ابن قیم رحمہا اللہ کا کہنا ہے کہ دونوں کو جمع کرتے ہوئے موزے پہنے ہوں تو مسح کرنا افضل ہے، جبکہ ننگے پاؤں ہوں تو دھونا افضل ہے۔

موزوں کے نیچے والے حصے پر مسح کا حکم

اس مسئلے میں بھی اہل علم کے دو اقوال ہیں:

پہلا قول: صرف موزے کے اوپر مسح کرنا چاہیے، نیچے نہیں۔ یہ قول فقہائے حنفیہ اور حنابلہ کا ہے۔

دلیل: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو موزے کے اوپر مسح کرتے دیکھا، نیچے نہیں (ابو داؤد: حدیث نمبر 163)۔

دوسرا قول: مالکیہ اور شافعیہ کے نزدیک اوپر اور نیچے دونوں جگہ مسح کیا جاسکتا ہے، مگر اوپر مسح کرنا زیادہ ضروری ہے۔

راجح قول یہ ہے کہ نیچے مسح کرنا جائز نہیں، کیونکہ کسی صحیح روایت میں نیچے مسح کا ذکر نہیں ملتا۔

Pagri par Masah ka Hukam

Pagri par masah karne ka masla ahl-e-ilm mein mukhtalif fih hai. Do aqwaal hain:

Pehla Qaul: Sirf pagri par masah karna jaiz nahi balke peshani par masah zaroori hai aur pagri par masah izafi cheez hai. Jamhur ulama kiram jin mein fuqaha-e-Hanafiya, Malikiya, aur Shafiya shamil hain, iske qail hain.
Daleel: Hazrat Jabir bin Abdullah رضي الله عنه ki riwayat hai ke unhon ne Rasool Allah ﷺ ko dekha ke aap ﷺ ne pagri sar se peechay hatayi aur peshani par masah kiya (Sunan Ibn Bandar, baghair sanad).
Hazrat Mughira bin Shu'ba رضي الله عنه ki riwayat mein hai ke Rasool Allah ﷺ ne apni peshani aur pagri dono par masah kiya (Sahih Muslim: Hadees No. 274).

Dusra Qaul: Peshani aur pagri dono par masah karna jaiz hai, aur agar sirf pagri par bhi masah kar liya jaye to ye kafi hoga. Fiqah Hanabila aur Zahiriya is qaul ke qail hain.
Daleel: Hazrat Mughira bin Shu'ba رضي الله عنه se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne wuzu kiya aur apni khimar aur mozon par masah kiya (Sahih Muslim: Hadees No. 275).
Daleel: Hazrat Abu Bakr Siddiq, Hazrat Umar Farooq, Hazrat Anas, Hazrat Abu Umaama, Hazrat Sa'id bin Malik, aur Hazrat Abu Darda رضي الله عنهم ke bare mein riwayat milti hai ke wo sirf pagri par masah kiya karte the. Ye tamam hazraat pagri par masah ko kafi samajhte the aur unka amal is masle mein daleel ke taur par pesh kiya jata hai.

Aqwaal ki Mukhtasir Wazahat: Sirf pagri par masah bhi kafi hai. Sheikh-ul-Islam Ibn Taymiyya aur Imam Shawkani رحمهم الله ne is qaul ko tarjeeh di hai.

Paon ke Dhone ka Hukam

Paon ke dhone ka hukam wuzu ke masail mein ek aham mauzu hai, jismein ahl-e-ilm ke darmiyan mukhtalif aqwaal hain. Is masle mein teen mashhoor aqwaal hain:

Pehla Qaul - Paon ka Dhona Farz hai

Jamhur ulama-e-kiram, sahaba, tabieen aur aksar fuqaha ka ye mawqif hai ke wuzu mein paon ka dhona farz hai. Inke nazdeek takhnon tak paon dhona wuzu ke faraiz mein shamil hai. Is qaul ki daleel darj zeel hain:

Daleel: Allah Ta'ala ka farmaan hai:
"فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ"
(Surah Al-Ma'idah, Ayat 6)

Is aayat mein "wa arjulakum" ka lafz zabar ke sath parha gaya hai jiska atf "faghslū" par hai. Is liye ye sabit hota hai ke paon ko takhnon tak dhona farz hai. Jamhur fuqaha is hi qiraat par amal karte hain aur yehi inke nazdeek asal hai.

Daleel: Ahadees mein Rasool Allah ﷺ ke wuzu karne ke tareeqe mein ye zikr hai ke aap ﷺ ne apne paon ko dhoya. Hazrat Abdullah bin Zaid رضي الله عنه se riwayat hai:
"Nabi Kareem ﷺ ne wuzu farmaya aur apne paon ko dhoya"
(Sahih Bukhari: Hadees No. 185)

Isi tarah Hazrat Usman رضي الله عنه se riwayat hai ke aap ﷺ wuzu karte waqt teen martaba chehra, haath aur paon dhote the (Sahih Bukhari: Hadees No. 157).

In ahadees se wazeh hota hai ke paon ko dhona wuzu ka hissa hai aur yehi amal Rasool Allah ﷺ ka mamool tha.

Daleel: Hazrat Abu Huraira رضي الله عنه se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne farmaya:
"Wuzu ko mukammal karo, kyunke eediyon ke liye aag ki wa'eed hai jo wuzu ke douran khushk reh jati hain"
(Sahih Bukhari: Hadees No. 165)

Is hadees se maloom hota hai ke wuzu mein paon ko dhona zaroori hai, kyunke agar paon khushk reh jayein to is par jahannam ki wa'eed hai. Agar masah kafi hota to ye wa'eed na aati, kyunke masah mein paon ka neeche wala hissa khushk reh sakta hai. Is se jamhur ulama ne istidlaal kiya ke wuzu mein paon ko dhona farz hai.

Dusra Qaul - Paon par Masah Karna Farz hai

Baaz ahl-e-ilm ke nazdeek paon ko dhona zaroori nahi balke masah karna kafi hai. Ye qaul ahl-e-rawafidh aur baaz tabieen jese Hasan Basri aur Imam Sha'bi رحمهم الله se mansoob hai. Is qaul ke liye darj deel daleel pesh ki jati hai:

Daleel: Allah Ta'ala ka farmaan hai:
"وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ"
(Surah Al-Ma'idah, Ayat 6)

Is aayat mein "wa arjulikum" ko zair ke sath parha gaya hai jiska atf sar ke masah par hai. Is se ye maloom hota hai ke paon par masah karna kafi hai. Agarche jamhur ulama zabar wali qiraat ko tarjeeh dete hain, taham zair wali qiraat bhi mo'tabar hai aur is se kuch ahl-e-ilm ne ye istidlaal kiya ke paon par masah bhi kiya ja sakta hai.

Daleel: Wuzu mein Takhfeef ki Rukhsat

Hazrat Ali رضي الله عنه aur Hazrat Ibn Abbas رضي الله عنهما se riwayat mansoob ki jati hai ke unhon ne baaz auqat paon par masah kiya. Kuch tabieen ne is ko wuzu mein takhfeef ki soorat mein ikhtiyar kiya. Taham, jamhur sahaba ke aqwaal aur amal mein paon dhone ko tarjeeh di gayi hai.

Teesra Qaul - Ikhtiyar ka Qaul

Baaz ahl-e-ilm ne ye qaul ikhtiyar kiya hai ke paon dhona aur masah dono jaiz hain, aur in mein se kisi ek ka bhi intikhab kiya ja sakta hai.

Raajih Qaul

Dala'il ki roshni mein jamhur ulama ka pehla qaul raajih hai ke wuzu mein paon ko dhona farz hai aur iske baghair wuzu kaamil nahi hoga. Jamhur ulama, sahaba aur tabieen ke aqwaal ki roshni mein yehi qaul sahih aur raajih hai.

Mozon par Masah karne ka Hukam

Is masle mein bhi teen aqwaal hain:

Pehla Qaul: Mozon par masah karna safar aur iqamat dono halaton mein jaiz hai. Jamhur ulama ka yehi mawqif hai.
Daleel: Hazrat Jareer رضي الله عنه farmate hain ke "Main ne Rasool Allah ﷺ ko mozon par masah karte dekha" (Sahih Bukhari: Hadees No. 387).
Imam Ahmad رحمه الله farmate hain ke chalees ke qareeb sahaba-e-kiram se mozon par masah ki riwayaat mojood hain.

Dusra Qaul: Imam Malik ke nazdeek masah sirf safar mein jaiz hai, iqamat mein nahi.
Hazrat Ali رضي الله عنه se marwi hai ke Rasool Allah ﷺ ne muqeem ke liye mozon par masah ki muddat ek din aur ek raat muqarrar farmayi hai aur musafir ke liye teen din aur teen raten (Sunan Nasa'i: Hadees No. 127).

Teesra Qaul: Baaz ulama ke nazdeek mozon par masah karna mutlaqan jaiz nahi.
Hazrat Aisha رضي الله عنها se riwayat hai ke unhon ne farmaya "Mere nazdeek ye zyada mahboob hai ke main apne paon ko kaat doon bajaye iske ke main un par masah karoon." (Musannaf Ibn Abi Shaybah)

Hazrat Aisha رضي الله عنها ke is qaul se zahir hota hai ke wo mozon par masah ke qail nahi thin aur unke nazdeek paon dhona hi zaroori tha.

Jamhur ulama ke dala'il ki roshni mein pehla qaul raajih hai ke mozon par masah karna masnoon hai, aur moze pehne hone ki halat mein masah kiya ja sakta hai.

Paon Dhona Afzal hai ya Masah karna?

Ahl-e-ilm mein do aqwaal hain:

Pehla Qaul: Paon ka dhona afzal hai aur masah karna jaiz hai. Jamhur ulama iske qail hain.

Dusra Qaul: Hanabila ke nazdeek masah karna afzal hai, kyunke ye rukhsat par amal karne ke mutaradif hai jo Allah Ta'ala ko pasand hai.

Sheikh-ul-Islam Ibn Taymiyya aur Imam Ibn Qayyim رحمهم الله ka kehna hai ke dono ko jama karte hue agar moze pehne hon to masah karna afzal hai, jabke nange paon hon to dhona afzal hai.

Mozon ke Neeche Wale Hisse par Masah ka Hukam

Is masle mein bhi ahl-e-ilm ke do aqwaal hain:

Pehla Qaul: Sirf moze ke ooper masah karna chahiye, neeche nahi. Ye qaul fuqaha-e-Hanafiya aur Hanabila ka hai.
Daleel: Hazrat Ali رضي الله عنه farmate hain ke unhon ne Nabi Kareem ﷺ ko moze ke ooper masah karte dekha, neeche nahi (Abu Dawood: Hadees No. 163).

Dusra Qaul: Malikiya aur Shafiya ke nazdeek ooper aur neeche dono jagah masah kiya ja sakta hai, magar ooper masah karna zyada zaroori hai.

Raajih qaul ye hai ke neeche masah karna jaiz nahi, kyunke kisi sahih riwayat mein neeche masah ka zikr nahi milta.